

# شرکتۃ الأملاک

مفتی وزیر احمد

جامعہ ضیائے مدینہ، ماہی والا، لیہ

(قسط ۳)

## چوتھا مسئلہ:

کتاب فقہ المعاملات کے باب ”شرکتۃ الاملاک“ کے ذیل میں شریکین کو پیش آنے والے امور میں، اس امر میں انتہائی احتیاط کا حکم دیا گیا ہے کہ اگر کوئی شریک مشترکہ اشیاء کے اپنے سهام شریک ثانی یا اجنبی کو فروخت کرنا چاہے ”تو فروخت کے ان جمیع طریقوں سے گریز کرے جن سے شریک آخر کے کسی بھی حصہ کو نقصان پہنچے“ چنانچہ علامہ عبدالرحمن الجزیری رحمہ اللہ اسی باب کے مسئلہ چہارم میں بڑی شرح و وسط سے لکھتے ہیں کہ اگر شریکین بلڈنگ میں شریک ہوں تو جس جگہ پر عمارت استادہ ہوگی اسکی بالعموم تین حالتیں ہوتی ہیں اور اگر کوئی شریک اپنا حصہ فروخت کرنا چاہے، تو اس کے روادعمد روا کا بنیادی تعلق اس مقام اور جگہ سے ہے جہاں پر مکانات تعمیر کئے گئے تھے، ”وہ جگہ دونوں کی ملکیتی ہے یا ایک کی ہے، کسی اجنبی کی ملکیت ہے“؟ اگر کسی غیر کی ہے تو پھر اس میں چار احتمال ہو سکتے ہیں۔

۱۔ مستعارہ ۲۔ متاثرہ ۳۔ موقوفہ ۴۔ مغصوبہ۔ چنانچہ مذکورات کی تفصیل ذیل میں ملاحظہ کیجئے۔

الرَّابِعَةُ: اِنَّهُ اِذَا اشْتَرَكَ اِنْسَانٍ فِى بِنَاءٍ دَارٍ مَثَلًا فَلَا يَخْلُو اِمَّا اَنْ تَكُونَ الْاَرْضُ مِلْكًا لَهُمَا مَعًا، اَوْ تَكُونَ مِلْكًا لِاحِدِهِمَا ذُوْنَ الْاٰخِرِ، اَوْ تَكُونَ مِلْكًا لِاجْنَبِيٍّ، فَاِنْ كَانَتْ مِلْكًا لَهُمَا فَانَّهُ لَا يَصِحُّ لِاحِدِهِمَا اَنْ يَّبِيعَ نَصِيْبَهُ فِى الْبِنَاءِ لِاجْنَبِيٍّ مُطْلَقًا، سِوَا اِذْنِ شَرِيْكِهِ اَوْ لَمْ يَأْذَنْ، وَذَلِكَ لِاَنَّ لِلْبَائِعِ فِى هَذِهِ الْحَالَةِ اَنْ يَطْلُبَ مِنَ الْمُشْتَرِي هَذِمَ الْبِنَاءِ وَاخْلَاءَ اَرْضِهِ مِنْهُ اِذْ لَيْسَ لِلْمُشْتَرِي سِوَى الْاِنْقَاضِ، وَذَلِكَ الْهَذِمُ يَضُرُّ بِالشَّرِيكِ الْاٰخِرِ، وَمِثْلُ ذَلِكَ اِذَا كَانَ الْبِنَاءُ لِشَخْصٍ اَنْ يَّبِيعَ نَصْفَهُ لِاَنَّ الْمُشْتَرِي يَطْلُبُ بِالْهَذِمِ لِيَاخُذَ الْاِنْقَاضَ الَّتِي اشْتَرَاهَا فَيَلْحَقُ الضَّرْرُ بِالْبَائِعِ فَيَكُونُ الْبَيْعُ

فَإِسْدَاؤُهُ لِيَصْحُحَ لِلشَّرِيكَ أَنْ يَبِيعَ نِصْفَ حِصَّتِهِ فِي الْبِنَاءِ لِشَّرِيكَهِ  
أَوْ لِأَخِيَارٍ؛ فَقِيلَ: يَجُوزُ: وَقِيلَ: لَا لِأَنَّهُ فِي هَذِهِ الْحَالَةِ يَصْحُحُ لِلْبَائِعِ أَنْ يَطْلُبَ مِنْ  
شَّرِيكَهِ الَّذِي اشْتَرَى هَذَا مَا اشْتَرَاهُ كَمَا يُخَلِّي لَهُ أَرْضَهُ وَفِي ذَلِكَ ضَرَرٌ.

موصوف لکھتے ہیں ”جب شریکین ایک گھر کی تعمیر میں شریک ہوں گے (تو جس جگہ پر مکانات استادہ  
کریں گے وہ عمومی طور تین حالتوں میں سے کسی ایک حالت پر ضرور ہوگی) یا تو زمین دونوں شریکوں کی  
ملکیت ہوگی، ایک کی، کسی اجنبی کی۔

### حالت اول:

اگر دونوں کی ملکیت ہو تو کسی شریک کو مطلقاً یہ روایتیں کہ وہ عمارت کا اپنا حصہ اجنبی کو بیچے  
، خواہ اس کے شریک نے اسے اجازت دی ہو یا نہ۔ کیونکہ دریں اثنا بائع کو حق ہے کہ وہ مشتری سے یہ  
مطالبہ کرے کہ وہ عمارت کو گرا دے اور اس کی زمین خالی کر دے۔ کیونکہ مشتری کو زمین خالی کرنے  
کا تعمیر گرائے بغیر کوئی چارہ نہیں (لا محالہ وہ اسے گرائے گا تو اس صورت میں) شریک ثانی کو نقصان  
پہنچے گا۔ مذکورہ صورت کی مثال یہ ہے۔ ”کہ ایک آدمی اپنے ذاتی مکان کا نصف حصہ فروخت کر دے  
تو مشتری کو مشتری حصہ تو ذکر کرنا لینے کے مطالبہ (کے جواز) کی وجہ سے بائع کو ضرر پہنچے گا اس لئے  
(سرے سے ایسی) بیع ہی فاسد ہوگی۔

البتہ یہ سوال باقی ہے: کہ ایک شریک کو دوسرے شریک سے اپنی بلڈنگ کا حصہ  
فروخت کرنا صحیح ہے یا نہ؟ تو اس میں اختلاف ہے۔ ایک تو یہ کہا گیا ہے کہ جائز ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے  
کہ جائز نہیں۔ (مانعین کی دلیل بڑے لطف کی ہے) کہ فروخت کرنے والے کے لیے یہ جائز ہے کہ  
وہ مشتری شریک سے اس امر کا مطالبہ کرے کہ وہ بقاء مشتری کو گرا کر اس کی زمین خالی کرے اور اس  
میں ضرر ہے۔ (الفقہ علی المذاہب الاربعہ، ۳/۵۹؛ المکتبۃ العصریہ صیدا بیروت)

### حالت دوم:

أَمَّا إِذَا كَانَتْ الْأَرْضُ مِلْكًا لِأَحَدِهِمَا ذُوْنِ الْأَخْرِ فَإِنَّهُ لَا يَصْحُحُ لِأَحَدِهِمَا أَنْ يَبِيعَ نِصْبَهُ مِنَ  
الْأَجْنَبِيِّ، لِمَا فِي ذَلِكَ الَّذِي ذَكَرَهُ، وَهُوَ أَنَّ الْمُشْتَرِيَّ يَطْلُبُ الْهَدْمَ فَيَضُرُّ الشَّرِيكَ  
الْأَخَرَ. وَيَصْحُحُ لِأَحَدِهِمَا أَنْ يَبِيعَ لِشَّرِيكَهِ بِأَخْيَارٍ، سِوَاءَ كَانَ الْمُشْتَرِيُّ هُوَ الَّذِي  
يَمْلِكُ الْأَرْضَ أَوِ الَّذِي لَا يَمْلِكُهَا، وَذَلِكَ لِأَنَّ الَّذِي لَا يَمْلِكُ لَيْسَ لَهُ حَقُّ الْبِنَاءِ

وَلَكِنَّ الَّذِي يَمْلِكُ اَبَاحَهُ اَيَّاهُ وَمَا كَانَ يَطْرُقُ الْاِبَاحَةَ . يَصِحُّ اِزَالَتُهُ . فَاِذَا كَانَ الْبَيْعُ لِصَاحِبِ الْاَرْضِ فَلَا مُرْطَاطِهَرًا وَاِذَا كَانَ لِغَيْرِهِ فَانَّهُ يَصِحُّ لَهُ اَوْ لِلْمَالِكِ اِزَالَتُهُ لِانَّهُ عَرَضَةٌ لِلاِزَالَةِ

بہر حال زمین جب ایک شریک کی ہو اور دوسرے کی نہ ہو تو پھر کسی شریک کو یہ درست نہیں کہ وہ اپنا حصہ اجنبی کو دے اور اس کے (عدم جواز کی وجہ) ماقبل میں یہ ذکر ہو چکی ہے ”کہ مشتری عدم عمارت کا مطالبہ کرے تو شریک آخر کو ضرر پہنچے گا“۔ البتہ شریکین میں سے ہر ایک کا دوسرے شریک کو عمارت فروخت کرنا صحیح ہے، خواہ مشتری زمین کا مالک ہو یا نہ۔ کیونکہ غیر مالک کو تو ویسے ہی گھر بنانے کا حق نہیں۔ اور جو بطریق اباحت مالک ہو تو اس کی ملکیت کا ازالہ بھی صحیح ہے، جب بیع زمین کے مالک سے ہو تو (اس کے جواز کا) معاملہ ظاہر ہے۔ اور جب بیع مالک کے غیر سے ہو تو دونوں کو اس کا ازالہ صحیح ہے کیونکہ وہ پیش ازالہ ہے۔ (ایضاً)

حالت سوم:

أَمَّا إِذَا كَانَتِ الْاَرْضُ مِلْكًا لِغَيْرِهِمَا، كَانَ كَانَتْ مُسْتَعَارَةً أَوْ مُسْتَأْجَرَةً أَوْ مَغْضُوبَةً أَوْ مَوْفُوقَةً ثُمَّ اشْتَرَكَ اِثْنَانِ فِي الْبِنَاءِ عَلَيْهَا، فَإِنَّهُ لَا يَجُوزُ لِأَحَدِهِمَا بَيْعُ نَصِيْبِهِ مِنْ أَجْنَبِيٍّ، لِأَنَّ لِلْمُشْتَرِي هَذَا الْبِنَاءِ لِيَسْتَوْلِيَ عَلَى الْاِنْقَاضِ الَّتِي اشْتَرَاهَا وَفِي ذَلِكَ ضَرَرٌ بِالشَّرِيكِ، وَيَجُوزُ لِأَحَدِهِمَا أَنْ يَبِيْعَ نَصِيْبَهُ لِشَرِيكِهِ إِذَا لَمْ يَتَرْتَبْ عَلَى ذَلِكَ ضَرَرٌ، مَثَلًا إِذَا اسْتَعَارَ شَخْصَانِ اَرْضًا مُدَّةً مُعَيَّنَةً وَاشْتَرَكَ فِي الْبِنَاءِ عَلَيْهَا ثُمَّ مَضَتِ الْمُدَّةُ فَإِنَّ لِأَحَدِ الشَّرِيكَيْنِ أَنْ يَبِيْعَ نَصِيْبَهُ لِلاُخْرَى، لِأَنَّهُ لَا يَمْلِكُ مُطَالَبَتَهُ بِالْهَدْمِ لِأَنَّهَا لَيْسَتْ اَرْضَهُ وَلَا عَاقِلَةً لَهُ بِهَا، وَمِثْلُ ذَلِكَ مَا إِذَا كَانَتْ مُسْتَأْجَرَةً لِمُدَّةٍ وَقَدِ انْتَهَتْ تِلْكَ الْمُدَّةُ، بِخِلَافِ مَا إِذَا كَانَتْ مُدَّةُ الْاِجَارَةِ لَمْ تَنْتَهَ فَإِنَّهُ لَا يَجُوزُ الْبَيْعُ لِلشَّرِيكِ اَيْضًا لِأَنَّهُ لَا يَصِحُّ لِلْبَايْعِ الْمُسْتَأْجِرِ أَنْ يُطَالِبَ بِالْهَدْمِ لِيُسْتَلَمَ الْاَرْضُ الْمُؤْجَرَةَ لَهُ، إِلا إِذَا اِجْرَاهُ نَصِيْبَهُ قَبْلَ الْبَيْعِ. وَأَمَّا الْاَرْضُ الْمَغْضُوبَةُ فَإِنَّهُ يَصِحُّ بَيْعُ كُلِّ وَاحِدٍ نَصِيْبَهُ لِصَاحِبِهِ وَلِلْأَجْنَبِيِّ، لِأَنَّ الْبِنَاءَ الَّذِي عَلَيْهَا عَرَضَةٌ لِلْهَدْمِ فِي أَيِّ وَقْتٍ.

اور جب زمین کا مالک شریکین کا غیر ہو تو زمین عاریتی طور یا کرایہ پر حاصل کی گئی ہوگی، شریکین ناجائز قابض ہوں گے، وقف شدہ ہوگی، پھر دو آدمی اس پر عمارت قائم کرنے میں

شریک ہوئے تو شریکین میں سے کسی کو اپنا حصہ اجنبی سے فروخت کرنا جائز نہیں، کیونکہ مشتری کو عمارت گرانے کا حق ہے اور اس میں شریک آخر کے لیے ضرر ہے۔ اور شریکین میں سے ہر ایک دوسرے شریک سے ایسی زمین میں عمارت کا اپنا حصہ فروخت کر سکتا ہے بشرطیکہ اس پر ضرر کا ترتب نہ ہو۔ مثلاً دو آدمیوں نے طے کر کے عاریتی طور زمین لی پھر اس زمین پر عمارت قائم کرنے میں شریک ہوئے اور مدت گزرنے کے بعد ایک شریک دوسرے کو اپنا حصہ بیچ سکتا ہے۔ کیونکہ بائع شریک، مشتری شریک سے عمارت گرانے کا مطالبہ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ زمین اس کی ملکیت ہے نہ کوئی دیگر علاقہ (جس کے باعث وہ حدم عمارت کا تقاضا کرے اور یہ صورت بعینہ) اسکی مثل ہوگی کہ جب زمین (مخصوص مدت کے لیے) مستاجری پر لی گئی ہو اور مدت اپنی انتہا کو پہنچ گئی ہو۔

بخلاف اس صورت کے کہ جب مدت اجارہ اپنی انتہا کو نہ پہنچی ہو تو پھر شریک سے بھی (مدت ختم ہونے سے قبل عمارت کا حصہ) فروخت کرنا صحیح نہیں۔ کیونکہ بائع کے لیے یہ صحیح نہیں کہ وہ عمارت گرانے کا مطالبہ کرے تاکہ کرایہ پر لی ہوئی زمین اس کے لیے غیر مصروف ہو، بجز اس صورت کے جب اپنا حصہ بیچ سے قبل شریک کو کرایہ پر دے دے (پھر تکمیل مدت سے قبل عمارت گرانے کا مطالبہ نہیں کر سکتا) مغبوبہ زمین (پر بنائی ہوئی بلڈنگ) شریک اور اجنبی دونوں کو فروخت کرنا صحیح ہے۔ کیونکہ ایسی زمین پر تعمیر کردہ بلڈنگ کسی بھی وقت انہدام کی نذر ہو سکتی ہے۔

وَأَمَّا الْأَرْضُ الْمَوْقُوفَةُ فَإِنَّهُ إِذَا اشْتَرَكَ اِثْنَانِ فِي الْبِنَاءِ عَلَيْهَا بَعْدَ تَحْكِيْرِ هَامِدَّةٍ طَوِيلَةً عَلَى رَأْيٍ مَنْ يَقُولُ بِحَوَازِ الْحَكْرِزِ مَنْطَوِيلًا، فَإِنَّهُ يَبِيعُ لِكُلِّ مِنْهُمَا مَنْ يَبِيعُ نَصِيْبَهُ لِلْأَجْنَبِيِّ وَالشَّرِيكِ لِأَنَّ الْمُشْتَرِيَّ يَبِيعُ مَحَلَّ الْبَائِعِ فِي تَحْكِيْرِ الْأَرْضِ، وَفِي نَصِيْبِهِ مِنَ الْبِنَاءِ فَلَا ضَرَرَ فِي ذَلِكَ عَلَى الشَّرِيكِ، وَكَذَا إِذَا بَاعَ نَصِيْبَهُ قَبْلَ التَّحْكِيْرِ ثُمَّ حَكِرَتْ الْأَرْضُ فَإِنَّ الْبَيْعَ يَنْقَلِبُ صَحِيْحًا لِزَوَالِ عِلَّةِ الْفَسَادِ وَهِيَ الصَّرُؤُ الَّذِي يَتَرْتَبُ عَلَى الْهَدْمِ.

جب شریکان وقف شدہ زمین پر حق قرار ایک طویل مدت تک حاصل کر لینے کے بعد مکانات تعمیر کر لیں، تو پھر ہر ایک شریک کا اپنے شریک اور اجنبی سے بلڈنگ کا ملوکہ حصہ فروخت کرنا صحیح ہے، کیونکہ اس کے بعد مشتری ارض موقوفہ میں ٹھہرنے کے معاملہ میں بمنزل بائع کے ہوگا، اور اسے مکانات کا اپنا حصہ فروخت کرنے میں شریک آخر کے لئے ضرر بھی نہیں اور ایسے ہی اگر اس طرح کی

زمین میں حق قرار حاصل کرنے سے قبل اس میں گھر بنا کر اپنا حصہ بیچ دیا، بعد ازاں حق قرار مل گیا تو بیع صحیح ہونے کی طرف پلٹ جائے گی۔ چونکہ فساد بیع کا موجب زوال کا شکار ہو گیا ہے حالانکہ وہ ضرر انھدام بنا پر مرتب تھا۔

**ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہونے والی اشیاء کے ٹھیک کرانے میں اگر ایک شریک پہلو تہی کرے؟**

مشترکہ اشیاء اگر قابل اصلاح ہوں تو ان کی مرمت کے اخراجات ایک شریک کے کندھے پر ڈالنا ہرگز درست نہیں، شریکان باہم مل کر اسے ٹھیک کرائیں گے، اگر کوئی شریک کسی بھی وجہ سے خراب اشیاء کی درنگی کے معاملہ میں پہلو تہی کر لے تو پھر اس امر کے حل میں مشترکہ اشیاء کی نوعیت ملحوظ رکھتے ہوئے دونوں فریق کے مابین تسویہ ہوگا، اگر خراب اشیاء ناقابل قسمت ہوں اور ان کے حصص اور اجزاء بانٹنے کی صورت میں اصل منفعت ہی معدوم ہو جائے گی مثلاً الیکٹرانک جتنی مصنوعات ہیں ان میں بیشتر اشیاء ایسی ہوتی ہیں اگر انہیں اجزاء تقسیم کیا جائے تو بجائے تقسیم کے گو یا کہ انہیں توڑنا اور ضائع کرنا ہے تو اس نقصان سے بچنے کے لیے فقط ایک فریق پر بوجھ ڈالنے کی بجائے یہ بات قاضی یا اس کے قائم مقام کے ہاں قضا کے لئے لائی جائے، قاضی اور متعلقہ منتظم باز رہنے والے شریک پر یہ حکم عائد کریں کہ وہ شریک ثانی کے ساتھ مل کر اسے ٹھیک کرانے، کسی فریق کو ارتقاغ امر الی القاضی سے قبل مشترکہ اشیاء کو درست کرانا خلاف مصلحت ہے۔ (ایضاً)

**نا قابل قسمت (نا قابل تقسیم) خراب اشیاء ٹھیک کرانے کا معاملہ۔**

**پانچواں مسئلہ:**

إِذَا اشْتَرَكَ إِنْسَانٌ فِي شَيْءٍ لَا يُمَكِّنُ قِسْمَتَهُ، كَحَمَّامٍ وَسَفِينَةٍ وَبَيْتٍ وَآلَةٍ لِسُقْيِ الْمَاءِ (ماکینہ)، أَوْ آلَةٍ لِلطَّحْنِ (وابور) أَوْ غَيْرِ ذَلِكَ مِمَّا تَضِيْعُ مَنَفَعَتُهُ بِالْقِسْمَةِ، ثُمَّ احْتِاجَ لِتَعْمِيرٍ وَآرَادَ أَحَدُ الشَّرِيكَيْنِ تَعْمِيرَهُ فَامْتَنَعَ الْآخَرُ فَإِنَّهُ لَا يَصِحُّ لَهُ أَنْ يُعْمَرَهُ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ الْأَمْرُ لِلْقَضَاءِ، لِأَنَّ الْقَاضِيَ فِي هَذِهِ الْحَالَةِ يَجْبَرُ الْمُتَمَتِّعَ عَنِ الْعِمَارَةِ، فَلَيْسَ مِنَ الْمَصْلَحَةِ أَنْ يَتَسَرَّعَ وَيَسْتَبَدَّ بِالْعَمَلِ بَدُونِ إِذْنِ الْقَاضِي مَا دَامَ مُوقِفًا بِأَنَّ الْقَاضِيَ سَيَلْزِمُ الشَّرِيكَ بِالتَّعْمِيرِ، فَإِذَا أَمَرَ الْقَاضِيَ بِالتَّعْمِيرِ وَلَمْ يُنْفَذْ عَجْزًا أَوْ تَعَنُّتًا فَإِنَّ الْقَاضِيَ يَأْذَنُ مَنْ يُرِيدُ التَّعْمِيرَ بِالْعَمَلِ وَيَمْنَعُ الشَّرِيكَ مِنَ الْإِنْتِفَاعِ بِالْعَيْنِ حَتَّى يُتَوَدَّى قِسْطُهُ مِنَ التَّعْمِيرِ عَلَى الْمُفْتَى بِهِ، وَهَكَذَا فِي كُلِّ شَيْءٍ لَا يُمَكِّنُ قِسْمَتَهُ، فَإِنَّ عَلَى

الْقَاضِي أَنْ يَجْبُرَ الْمُتَمَنِّعَ مَعَ شَرِيكِهِ، فَإِذَا عَمِلَ أَحَدُهُمَا بِذُنُوبٍ إِذِنَ صَاحِبِهِ  
أَوْ أَمَرَ الْقَاضِي، كَانَ مُتَطَوِّعًا لِأَيُّرُجَعُ بِشَيْءٍ مِمَّا انْفَقَهُ،

جب دو آدمی ایسی شے میں شریک ہوں جسے بائٹا ناممکن ہو جیسا کہ حمام، کشتی، کنواں اور (پانی بھرنے کا) ڈول علاوہ ازہنا (موبائل فون، گاڑی) جن اشیاء کو تقسیم کرنے سے ان کی منفعت فوت ہو جائے گی (گویا کہ وہ اشیاء ضائع ہو کر کباڑ خانہ کی نذر ہو جائیں گی) پھر ایسی اشیاء مرمت کی حاجت مند ہو جائیں، ایک شریک (خراب اشیاء کے ٹھیک کرانے کا) ارادہ رکھتا ہو اور دوسرا اس سے مانع ہے۔ تو قضا کے لئے معاملہ لے جانے سے قبل (ان اشیاء کو مرمت کرانا ایک شریک کو صحیح نہیں) کیونکہ قاضی اس شریک کو مرمت پر مجبور کرے گا جو (خراب اشیاء) کو ٹھیک نہیں کرنے دیتا اور نہ ہی لاگت دینے کا ارادہ رکھتا ہے البتہ مصلحت اس میں نہیں کہ قضاء قاضی سے قبل ایک شریک جلدی سے خراب شے ٹھیک کرالے۔ کیونکہ قاضی شریک مانع کو عمل مرمت (میں شریک ہونا) لازم قرار دے گا۔ ہاں قضاء قاضی کے باوجود شریک مانع، مرمت سے اگر باز رہے خواہ عجزاً یا تعذراً، تو پھر قاضی اس شریک کو (مشترکہ اشیاء کے ٹھیک کرانے) کی اجازت دے دے جو تعمیر کا ارادہ رکھتا ہے۔ (ایسے حالات کے تناظر میں جو شریک خراب اشیاء کو مکمل طور پر خود ٹھیک کرائے گا اسے یہ حق ہے کہ) جب تک مرمت کا خرچ شریک آخر سے وصول نہ کر لے اتنے تک اسے انتفاع بالعين سے دور رکھے اور قول مفتی بہ بھی یہی ہے۔ اور (یہی حکم) ہر ایسی شے کا ہے جو قابل قسمت نہ ہو۔ البتہ اگر کوئی شریک اپنے شریک کی اجازت کے بغیر یا قاضی کے حکم کے سوا خراب اشیاء درست کرانے کا عمل کرے تو وہ متبرع ہو گا اور جو کچھ خرچ کر لیا وہ بھی شریک سے طلب نہ کرے۔

(الفقیہ علی المذہب الاربعۃ، ۶۰/۳؛ المکتبۃ العصریہ صیدا بیروت)

قابل تقسیم اشیاء مرمت کرانے کا امر۔

موصوف لکھتے ہیں ”اگر شریکین ایسی شے میں شریک ہیں جو تقسیم کو قبول کرتی ہے تو وہ دو وجہ پر ہوگی۔

وجہ اول:

أَنْ يَكُونُ أَحَدُ الشَّرِيكَيْنِ مُضْطَرًّا فِي تَعْمِيرِهِ إِلَى الشَّرِيكِ الْآخَرَ كَمَا إِذَا اشْتَرَكَ  
إِنْسَانٌ فِي بِنَاءِ عَلِيٍّ أَنْ لَاحِدَهُمَا (الدُّورُ) الْأَعْلَى وَاللِّثَانِي الْأَسْفَلُ وَاحْتِاجَ الدُّورِ الْأَعْلَى  
إِلَى رَدَمٍ، فَإِنَّهُ وَإِنْ كَانَ لِكُلِّ مِنْهُمَا قِسْمٌ مِنَ الْبِنَاءِ مُسْتَقِلًّا بِهِ، وَلَكِنْ أَحَدُهُمَا مُرْتَبَطٌ

بِالْآخِرِ فِي التَّعْمِيرِ. وَحُكْمُ هَذَا أَنَّ الْقَاضِيَ لَا يُجْبِرُ الشَّرِيكَ عَلَى التَّعْمِيرِ، فَإِذَا عَجَزَ صَاحِبُ الْعُلُوِّ مِنْ تَلْقَاءِ نَفْسِهِ وَانْفَقَ عَلَى الْأَسْفَلِ مَا يَخْتَاجُ إِلَيْهِ كَانَ لَهُ حَقُّ الرَّجُوعِ بِمَا انْفَقَهُ عَلَى شَرِيكِهِ، لِأَنَّهُ مُضْطَّرٌّ لِلْعَمَلِ مَعَهُ فِي هَذِهِ الصُّورَةِ لَا يَخْتَاجُ إِلَى الْقَضَاءِ ابْتِدَاءً وَلَكِنَّ لَهُ الْحَقَّ فِيمَا انْفَقَهُ فِي آخِرِ الْأَمْرِ. وَمِثْلُ ذَلِكَ كُلُّ مَا يَقْبَلُ الْقِسْمَةَ وَيَكُونُ أَحَدَ الشَّرِيكَيْنِ ارْتَبَطَ بِالْآخِرِ فِي الْعَمَلِ مَعَهُ ارْتِبَاطًا قَهْرِيًّا، كَحَائِطٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَلَيْهَا سَقْفٌ كُلُّ مَنَّهُمَا، فَإِذَا انْهَدَمَتْ وَكَانَتْ هَذِهِ الْحَائِطُ تَقْبَلُ الْقِسْمَةَ بَأَن كَانَ أَسَاسُهَا عَرِيضًا وَيُمْكِنُ قِسْمَتُهُ بِحَيْثُ يَأْخُذُ أَحَدُ الشَّرِيكَيْنِ نِصْفَهُ وَيَتْرُكُ النِّصْفَ الْآخَرَ أَوْ إِذِنَ الْقَاضِيَ، فَإِنَّ لَهُ حَقَّ الرَّجُوعِ بِمَا انْفَقَهُ، لِأَنَّ الشَّرِيكَ الْمُمْتَنِعَ لَا يُجْبِرُ عَلَى الْبِنَاءِ فِي هَذِهِ الْحَالَةِ لِأَنَّهُ يُمَكِّنُ قِسْمَةَ الْحَائِطِ.

وَيُجْبِرُ عَلَى الْقِسْمَةِ إِذَا طَلَبَهَا الشَّرِيكَ عَلَى الْمُفْتَى بِهِ، فَإِذَا كَانَتْ الْحَائِطُ ضَيْقَةً لَا تَقْبَلُ الْقِسْمَةَ فَأَيَّاهَا تَكُونُ الْقِسْمُ الْأَوَّلُ وَهُوَ مَا يُجْبِرُ فِيهِ الْقَاضِيَ الشَّرِيكَ عَلَى التَّعْمِيرِ فَلَا يَبْصَحُ لَهُ جِنْدٌ أَنْ يُرْفَعَ الْأَمْرُ لِلْقَاضِي.

شریکین میں سے ایک شریک، شریک آخر کی جانب (خراب اشیاء کی) مرمت میں ناچار ہو۔ مثلاً دو آدمی ایسی بلندگ میں شریک ہوئے جس میں فوقانی منزل ایک شریک کی ہے اور تحتانی منزل دوسرے شریک کی ہے، بعد ازاں بالا خانہ قابل مرمت ہو گیا، اگر ان میں سے ہر ایک کے لیے عمارت کی (بالائی اور نیچی منزل) مستقل طور ہے، لیکن ہر ایک منزل ایک دوسری سے تعمیر میں جڑی ہوئی ہے۔ اس کا حکم یہ ہے کہ قاضی (دوسرے) شریک کو مرمت پر مجبور نہیں کرے گا، البتہ بالائی منزل میں ساکن شریک عاجز ہو اور اس نے تحتانی منزل پر بقدر حاجت صرف کر ڈالا تو جو کچھ اس نے خرچ کیا اپنے شریک سے لینے کا اسے حق ہے۔ کیونکہ وہ اس کے ساتھ عمل کے لئے مجبور ہے۔ اور اس طرح کی صورت پیش آنے پر ابتداءً قضاء کی ضرورت نہیں ہے مگر خرچ کر ڈالنے کے بعد اسے حق رجوع ہے اور اس کی مثل جو چیز بھی قسمت کو قبول کرتی ہو اور شریکان میں سے ایک شریک دوسرے کے ساتھ عمل میں زبردستی جڑا ہوا ہے جیسا کہ شریکین کی مشترکہ دیوار پر اپنی اپنی چھت رکھی ہوئی تھی اور وہ دیوار انحدام کا شکار ہو گئی۔ لیکن اس دیوار کی نیواتی چوڑی تھی کہ اسے بائیں طریق بانٹنا ممکن ہے کہ ایک شریک (گری ہوئی دیوار کا ملبہ) نصف اٹھالے اور نصف آخر دوسرے شریک کے

لیے چھوڑ دے یا قاضی (تعمیر نو کی اسے) اجازت دے، یا اس پر جولاگت آئے گی (اس کا نصف) اپنے شریک سے حاصل کرنے کا اسے حق ہوگا۔ کیونکہ مرمت سے پہلو تہی کرنے والے شریک کو اس حالت میں مجبور نہیں کیا جائے گا چونکہ مہدم دیوار کی تقسیم کا پہلو ممکن ہے۔ اگر ایک شریک قسمت کا مطالبہ کرے تو قول مفتی بہ کی رو سے (دوسرے شریک کو) اس پر مجبور کیا جائے گا۔ دیوار کی نیواگرتنی باریک ہے جو ناقابل قسمت ہے تو (ایسی امثال از قبیلہ) قسم اول ہوگی یعنی قاضی ممتنع عن تعمیر کو مرمت پر مجبور کرے گا۔

### وجہ ثانی:

أَنْ لَا يَكُونَ أَحَدُ الشَّرِيكَيْنِ مُضْطَرًّا فِي التَّعْمِيرِ إِلَى الشَّرِيكِ الْآخَرِ، كَمَا إِذَا اشْتَرَا كَا فِي دَارٍ يُمَكِّنُ قِسْمَتَهَا وَتَحْرِيْبَ، فَإِنَّ لِكُلِّ مِنْهُمَا حَقَّ قِسْمَتِهَا، فَإِذَا انْفَرَدَ أَحَدُهُمَا بِتَّعْمِيرِهَا مِنْ غَيْرِ إِذْنِ الْآخَرِ كَانَ مُتَطَوِّعًا وَضَاعَ عَلَيْهِ مَا انْفَقَهُ فِي نَصِيبِ شَرِيكِهِ

شریکین میں سے کوئی شریک اگر شریک آخر کی جانب تعمیر مضطر نہ ہو جیسا کہ دو آدمی ایسے گھر میں شریک ہیں جو قابل قسمت تھا اور لائق مرمت ہو گیا تو ہر ایک شریک کو حق قسمت ہے اگر کوئی شریک، بلا اذن شریک آخر بوسیدہ مکانات ٹھیک کرائے گا تو وہ متبرع ہوگا اور جو کچھ اپنے شریک کے حصہ میں خرچ کیا وہ اس سے طلب نہیں کر سکتا۔ (الفقہ علی المذاهب الاربعہ، ۳/۶۱؛ المکتبۃ العصریہ صیدا بیروت)

قاضی فقط تین صورتوں میں شریک کو مرمت کا حکم دے سکتا ہے۔

الْأَوَّلُ: أَنْ يَتَعَدَّرَ قِسْمَةُ الْعَيْنِ الْمُشْتَرَكَةِ بَيْنَهُمَا كَمَا تَقَدَّمَ. الثَّانِي: أَنْ يَكُونَ الشَّرِيكَانِ صَغِيرَيْنِ وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَصِيٌّ، فَإِذَا اشْتَرَكَ صَغِيرَانِ فِي حَائِطٍ مَحْمُولٍ عَلَيْهِمَا سَقْفٌ كُلُّ مِنْهُمَا تَمَّ اخْتَلَتْ فَأَرَادَ أَحَدُ الْوَصِيِّينَ بِنَاءَ هَا وَامْتَنَعَ الْآخَرُ، فَإِنَّ الْقَاضِيَّ يَجْبِرُ الْمُمْتَنِعَ عَنِ التَّعْمِيرِ، سَوَاءً كَانَتْ الْحَائِطُ تَقْبَلُ الْقِسْمَةَ أَوْ لَا، بِخِلَافِ مَا إِذَا كَانَ الْمُمْتَنِعُ كَبِيرًا كَمَا تَقَدَّمَ، فَإِنَّ الْقَاضِيَّ لَا يَجْبِرُهُ إِذَا كَانَتْ تَقْبَلُ الْقِسْمَةَ، لِأَنَّ الْكَبِيرَ يَعْرِفُ الضَّرَرَ وَرَضِيَ بِهِ، أَمَّا الصَّغِيرُ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَارَادَ الْوَصِيَّ إِذْ خَالَه عَلَيْهِ فَالْقَاضِيَّ يَجْبِرُهُ فِي هَذِهِ الْحَالَةِ، فَإِذَا كَانَتْ الشَّرِكَةُ بَيْنَ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ وَكَانَ الضَّرَرُ يَلْحَقُ الْكَبِيرَ فَإِنَّ وَصِيَّ الصَّغِيرِ لَا يُجْبِرُ، أَمَّا إِذَا كَانَ يَلْحَقُ الصَّغِيرَ فَإِنَّهُ يُجْبِرُ. الثَّلَاثُ: أَنْ يَكُونَ الشَّرِيكَانِ



نَاطِرِينَ عَلَى مَنْزِلٍ مَوْقُوفٍ وَاحْتَلَّ بِنَاوَهُ فَأَرَادَ أَحَدُهُمَا تَعْمِيرَهُ وَامْتَنَعَ الْآخَرُ، فَإِنَّهُ يُجْبَرُ عَلَى التَّعْمِيرِ مِنْ مَالِ الْوَقْفِ عَلَى الْمُفْتَى بِهِ، فَإِذَا كَانَتِ الشَّرِكَةُ فِي دَارِ بَعْضِهَا مَوْقُوفٌ وَبَعْضُهَا مَمْلُوكٌ وَكَانَ الضَّرَرُ عَائِدًا عَلَى الْوَقْفِ فَإِنَّ نَاطِرَهُ يُجْبَرُ، أَمَا إِذَا كَانَ عَائِدًا عَلَى الْمَلِكِ فَإِنَّهُ لَا يُجْبَرُ.

(۱) شریکین کے درمیان مشترکہ شے کی تقسیم معذور ہو جیسا کہ اس کا حکم ماسبق میں گزر چکا ہے۔

(۲) دونوں شریکین بچے ہوں، اور ہر ایک کا وصی ہو، جب دونوں بچے ایسی دیوار میں شریک ہوں جس پر چھت رکھی گئی ہو پھر اس میں خرابی پیدا ہوگئی، بعد ازاں ایک وصی مرمت کا ارادہ رکھتا ہے مگر دوسرا وصی ایسا کرنے کو تیار نہیں، تو قاضی ممتنع عن تعمیر وصی کو (مرمت پر) مجبور کرے گا خواہ دیوار قابل قسمت ہو یا نہ۔ بخلاف اس صورت کے کہ جب مرمت سے باز رہنے والا بچہ نہ ہو تو پھر اسے قاضی مرمت پر مجبور نہیں کر سکتا جبکہ شکستہ دیوار قابل قسمت ہو۔ کیونکہ اس وقت بڑا آدمی نقصان کو جانتا ہے، اس پر راضی ہے۔ اور بچہ ان اشیاء کو کچھ نہیں جانتا اور اس کا وصی اس پر ڈالنے کا ارادہ رکھتا ہے تو قاضی اس حالت میں اسے مجبور کرے گا۔ جب شرکت صغیر اور کبیر کے درمیان ہو اور ضرر کبیر کو لاحق ہو تو صغیر کے وصی کو مجبور نہیں کیا جائے گا، البتہ صغیر کو نقصان ہو تو پھر اسے مجبور کیا جائے گا۔

(۳) شریکین وقف شدہ مکانات میں رہائش پذیر تھے وہ بلڈنگ خراب ہوگئی (خواہ اس کی دیواریں پھٹ گئیں یا سیلاب زدہ ہو گئیں یا اس کی چھت سے بارش کا پانی ٹپکتا اور رستارہتا ہے) ایک شریک مرمت کرانا چاہتا ہے مگر دوسرے کا ارادہ نہیں تو مفتی بہ قول کی رو سے اسے مال وقف سے مرمت پر مجبور کیا جائے گا۔ ہاں! اگر شرکت ایسے مکانات میں ہے جن میں سے بعض وقف شدہ ہیں اور کچھ ملکیت میں، ضرر وقف پر عائد ہو تو ممتنع عن تعمیر کو مجبور کیا جائے گا اور جب نقصان ملک پر ہو تو مجبور نہیں کیا جائے گا۔ (الضنا)

ٹریڈ مارک اور..... گفٹن۔

عصر دوراں تشہیر کا زمانہ ہے، عام و خاص اس امر میں مبتلا ہیں جب تک اظہار کے تمام تر حربے استعمال نہیں کیے جائیں گے اتنے تک ارتقائی مراحل کو طے نہیں کیا جا سکتا پیچھے رہ جانے والوں کا تصور یہ ہے کہ عالمی معشیت میں کامیابیاں سمیٹنے والوں کی مدار پبلسٹی اس لیے ہنوز ہمہ صنف مصنوعات اور خودی پرزہ جات ٹریڈ مارکی زد میں ہیں۔ کاروبار چمکنے کے بعد اصل رائیس المال ٹریڈ

مارک سمجھا جاتا ہے، مضبوط ٹریڈ مارک اور اشتہار بازی کو رزاق سمجھنے والے اپنے کاروبار کی نشانیوں کی اس حد تک حفاظت کرتے ہیں کہ قطع نظر جعل سازوں کے اگر کوئی سادہ سا انسان بھی لاعلمی میں ان کے شعار کو اپنی تیار کردہ اشیاء پر ثبت کر بیٹھے تو فقط معافی سے ان کے کاروبار کو تحفظ فراہم نہیں ہوتا تا وقتیکہ ملازم کو قانون کے کٹہرے میں نہ کیا جائے۔

ادھر خریداروں کی فکر کا یہ عالم ہے کہ اگر مارکیٹ میں مطلوبہ اشیاء برانڈ بشمول مبادیات، کی مواید سے بانجھ ہوں تو دکاندار لاکھ سو گندیں اٹھائے کہ اصل مال یہی ہے باوجود اس کے کہ مشتری ان اشیاء سے صرف نظر فرماتے ہوئے ایسے کارٹونوں پر نظریں جمالیتا ہے جن پر بعض اوقات ٹریڈ مارک کی وضع بھی جہالت و حماقت کا منہ بولتا ثبوت ہوئی ہے۔

المیہ یہ ہے کہ خالصتاً انسانی خدمات کا یہی بیڑا اٹھانے والی بڑی قد آور تاریخ ساز ویلفیئر میں برانڈ اور ٹریڈ مارک کے عقاب نے اس طرح نچے گاڑھے ہیں کہ لاوارث انسانوں کی نعشوں کو وہاں سے جو کفن ملتا ہے اس پر فاؤنڈیشن کے ٹریڈ مارک کی اس قدر ضرر میں ہوتی ہیں کہ شاید متوفی نے مکمل عرصہ حیات میں ایسا پارچہ زیب تن نہیں کیا ہوگا، اگر کسی زندہ انسان کو اضطرابی حالت میں ایسے سیاہ داغ والا کپڑا پہننا بھی پڑ جائے تو وہ اسے پہن کر کسی محفل میں جانا گوارہ نہیں کرے گا،

غریب الوطن مرنے والے کی زندگی بھر کی اولیں ترجیحات ویلفیئر اور فاؤنڈیشن تھیں جنہیں اپنی عید و غمی کے موقع پر اس نے یاد رکھا۔ فطرانہ کھالیں، نذرانے، زکوٰۃ کا مصرف! حقیقی لحاظ انہیں جانا۔ مگر شومی قسمت کہ وہاں سے صاف، ستھرا کفن بھی پہننے کو نہ ملا۔ مکمل کفن کے ہر چہرے پر خط و نوح اور انگریزی میں جلی حروف میں ویلفیئر کا نام پرنٹ کرایا یا ٹھپے لگا دیئے۔

(۱) مارک، ماہ الامتیاز کا کام دیتا ہے کیونکہ نشان امتیاز سے ایک کمپنی کا مال دوسری کمپنی سے غیر مخلوط رہتا ہے۔

(۲) نقالوں سے بچانے کے لیے کمپنی اپنے کارخانہ کی مصنوعات کے لیے کوئی علامت مقرر کرتی ہے۔

(۳) خراب ہونے والا مال بعض کمپنیاں دوبارہ درست کر دیتی ہیں یا اس کا بدل دیتی ہیں تو واپس آنے والے مال پر کمپنی کا کوئی لوگو وغیرہ ہوگا تو واپس لے گی ورنہ نہیں۔

(۴) بیشتر مصنوعات پر کمپنی کا نام بایں طریق لکھا ہوا ہوتا ہے کہ اس چیز سے اصل منفعت

فوت ہوتی ہے نہ اس کا ظاہر مسخ ہوتا ہے۔ کفن پر فاؤنڈیشن کا نام لکھتے ہیں چاروں مندرجات فوائد میں سے کوئی ایک بھی نہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ عہد نامہ کا کام بھی ویلفیئر کے نام نہیں دیتے چہ جائے کہ ایسے کفن پہنانے میں میت کے ورثا کے لیے عار بھی ہے۔

عرصہ دراز ایک ساتھ رہنے والے بھائی باپ کا ترکہ جب تقسیم کریں گے تو بلا تفریق عمل و، رائے برابر بانٹیں گے۔

بالعموم اکٹھے رہنے والے بھائی باپ کی وفات کے، بعد ترکہ تقسیم کے بغیر حسب صلاحیت و استعداد اپنے ذمہ کام لیکر ایک مدت تک ایک ساتھ رہنا پسند کرتے ہیں، باپ کے ترکہ میں اگر انہیں کھیت ملے تو کاشتکاری کے عمل کو تقسیم کر لیتے ہیں اور ہر ایک اپنی توانائی اور ہنرمندی کے مطابق کام جن لیتا ہے، مثلاً ایک بھائی کھیت کو مختلف النوع آلات زراعت کی مدد سے قابل کاشت بنا سکتا ہے تو دوسرا بھائی تخم ریزی اور زہر پاشی کے طریقوں سے بخوبی آشنا ہوتا ہے، تیسرا بھائی نراناڑی ہونے کے باعث ”پوہ“ کے مبینوں میں نصف شب بیتنے کے بعد نہری ٹھنڈے تخی پانی میں ننگے پیر رکھنے کی زحمت برداشت کرتے ہوئے کھیتوں کو سیراب کرتا ہوا نظر آتا ہے۔

علیٰ ھذا القیاس! اگر کسی کا باپ بزنس میں تھا یا اس کی کسی قسم کی ورکشاپ تھی تو باپ فوت ہونے کے بعد سب بھائی ملکر جب کام کریں گے تو یکسانیت کے طور پر نہیں کر سکتے بلکہ ہنر شناسی کے مراتب کے لحاظ سے کریں گے اور لامحالہ ہر عمل کی قدر یکساں نہیں ہوتی، ایسے ہی رائے میں تفاوت ہوتا ہے ایک بھائی اس قدر صائب الرائے ہوتا ہے کہ باقی بھائیوں کے عمل کی نسبت اس کی تجویز زیادہ مفید ہوتی ہے چہ جائیکہ کسی کا مشورہ نقصان دہ بھی ہو سکتا ہے۔

اسی پس منظر میں اگرچہ کچھ بھائی مل کر اپنے باپ کے ترکہ میں ایک عرصہ کام کریں، پھر انہیں جو کچھ مال حاصل ہو تو عمل اور رائے کے تفاوت کی بنا پر تقسیم میں اختلاف نہیں کریں گے، بلکہ تمام بھائی برابر حصہ لیں گے ان میں سے جو بھائی زیادہ دانا اور کام چلانے کا ماہر تھا یا اس کی وجاہت دوسروں سے زیادہ تھی تو وہ نراناڑی اور مزدور نما بھائی کے برابر حصہ لے گا۔

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

يَقَعُ كَثِيرًا فِي الْفَلَاحِينَ وَنَحْوِهِمْ أَنَّ أَحَدَهُمْ يَمُوتُ فَتَقُومُ أَوْلَادُهُ عَلَى تَرِكَّتِهِ بِإِلْقَائِهِمْ وَيَعْمَلُونَ فِيهَا مِنْ حَرْثٍ وَزَّرَاعَةٍ وَبَيْعٍ وَشِرَاءٍ وَاسْتِئْذَانَةٍ وَنَحْوِ ذَلِكَ وَتَارَةً يَكُونُ

كَبِيرُهُمْ هُوَ الَّذِي يَتَوَلَّى مُهِمَّاتِهِمْ وَيَعْمَلُونَ عِنْدَهُ بِأَمْرِهِ وَكُلُّ ذَلِكَ عَلَى وَجْهِ الْإِطْلَاقِ وَالتَّفْوِيضِ لَكِنْ بِالتَّضَرُّيْحِ بِلَفْظِ الْمَفَاوِضَةِ وَالْبَيَانِ جَمِيعِ مُقْتَضِيَاتِهَا مَعَ كَوْنِ التَّرَكَةِ أَغْلِبَهَا أَوْ كُلَّهَا عُرُوضٌ لَا تَصِحُّ فِيهَا شَرِكَةٌ الْعَقْدُ وَلَا شَكٌّ أَنَّ هَذِهِ لَيْسَتْ شَرِكَةٌ مَفَاوِضَةٌ خِلَافَ الْمَآئِفِيِّ بِهِ فِي زَمَانِنَا مَنْ لَا خَيْرَةَ لَهُ بَلْ هِيَ شَرِكَةٌ مَلِكٌ كَمَا حَرَّرْتَهُ فِي تَنْقِيحِ الْحَامِدِيَّةِ ثُمَّ رَأَيْتُ التَّضَرُّيْحَ بِهِ بَعَيْنِهِ فِي فِتَاوَى الْحَانُوتِيِّ فَإِذَا كَانَ سَعِيهِمْ وَاحِدًا أَوْ لَمْ يَتَمَيَّزْ مَا حَصَلَتْهُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ بِعَمَلِهِ يَكُونُ مَا جَمَعُوهُ مُشْتَرَكًا بَيْنَهُمْ بِالسُّوِّيَّةِ وَإِنْ اِخْتَلَفُوا فِي الْعَمَلِ وَالرَّأْيِ كَثْرَةً وَصَوَابًا كَمَا قُتِّي بِهِ فِي الْخَيْرِيَّةِ

کاشتکاروں (اور دیگر اہل پیشہ سے متعلق) کثیر مرتبہ ایسا واقع ہوتا ہے کہ ان میں سے کوئی ایک فوت ہو جاتا ہے اور اس کی اولاد ترک تقسیم کے بغیر اس پر قائم رہتی ہے اور اس میں کاشتکاری اور بیع و شراء، اس جیسے دیگر (معاملات کرتی رہتی ہے) اور کبھی ان میں سے بڑا تمام مہمات سنبھال لیتا ہے اور باقی سب اس کے امر سے کام، کاج کرتے ہیں، اور یہ سب کچھ علی وجہ الاطلاق و تفویض، بلا تصریح صیغہ مفاوضہ کے ہوتا ہے اور نہ مفاوضہ کے تمام مقتضیات ذکر کئے جاتے ہیں حالانکہ اکثر یا مکمل ترک سامان ہوتا ہے اور عروض میں تو ایسے ہی ”شرکتہ عقد“ غیر صحیح ہے۔ اس میں یہ بھی گنجائش نہیں کہ یہ ”شرکتہ مفاوضہ“ ہو بخلاف ہمارے ان معاصرین کے جو اس امر سے بے خبر تھے اور اس سے متعلق انہوں نے ”شرکتہ مفاوضہ“ کا فتویٰ دیا حالانکہ یہ ”شرکتہ ملک“ ہے اور یہ مسئلہ میں نے ”تنقیح الحامدیہ“ میں تحریر بھی کیا ہے (کہ بھائیوں کی اس طرح شرکت ملک ہے) بعد ازاں میں نے بعینہ اسی طرح تصریح ”فتاویٰ حانوتی“ میں دیکھی کہ ”جب بھائیوں کی سعی واحد ہو اور جو کچھ انہیں اپنے عمل سے حاصل ہو اس میں کوئی فرق نہ کریں تو جو کچھ انہوں نے جمع کیا وہ ان کے مابین برابر برابر مشترک ہوگا اگرچہ عمل اور رائے میں کثرت اور صحت کے لحاظ سے اختلاف ہو جیسا کہ ”خیریہ“ میں فتویٰ دیا گیا ہے۔ (فتاویٰ شامی ۳/۳۷۰، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

بڑا بھائی چھوٹے بھائیوں کی جائیداد میں ہر قسمی تصرف نہیں کر سکتا۔

بعض اوقات باپ کے ترکہ سے ملنے والے مال و عروض وغیرہ کو بھائی آپس میں بہت عرصہ تک تقسیم نہیں کرتے اور دریں اثنا انہیں اور بہت کچھ مال حاصل ہو جاتا ہے، طویل المیعاد اکٹھے رہنے والے بھائیوں میں سے اگر کوئی بھائی فقط اپنی مرضی سے سب کی جائیداد مکمل طور یا ایک خاص حصہ فروخت

کرنا چاہے یا کسی بے سہارا کو گھربنانے کے لئے ایک آدھ مرلہ بطور ہبہ دینا چاہے، مذہبی ادارہ یا مسجد کے لئے سب کی جائداد سے ہبہ برابر ثواب کی نیت سے دینا چاہے تو ہرگز نہیں دے سکتا، اپنے حصہ میں تو اس طرح تصرف کر سکتا ہے، دوسرے بھائیوں کی جائداد میں ہرگز نہیں بہتر کہ دکان، کوٹھی، کھیت کا اجارہ کسی زیوں حال متاثر کو معاف کرنے کا حق نہیں رکھتا، البتہ اپنا حصہ ساقط کر سکتا ہے۔ ایسے لوگوں سے عطیے لینے والے مستحقین کو جب علم ہو جائے کہ ہم کو عطیہ دینے والے نے باقی بھائیوں کے حصہ سے ان کی مرضی کے بغیر عطیہ دیا تھا، تو ان پر دینا واجب ہے کہ انہیں ان کا حصہ واپس کر دیں، نیز بڑا بھائی اگر سب کی جائداد کا اپنی مرضی سے سوا لگالے تو وہ بھی نافذ نہیں ہوگا، بڑے بھائی اپنی جائداد تو فروخت کر سکتے ہیں لیکن باقی بہن، بھائیوں کی جائداد اپنی مرضی سے فروخت نہیں کر سکتے۔

### شرکت الملک سے متعلق پانچ مسائل:

جن فقہانے شرکت الأملاک سے متعلق مسائل ذکر فرمائے ہیں ان میں سے ہر ایک نے یقیناً اپنے عہد کی عصری صورتوں کا ایک نوع احاطہ کیا ہے اور تا حال ہر تہذیب اسی مشرب سے سیراب ہو رہا ہے مگر علامہ عبدالرحمن الجزیری رحمہ اللہ نے ”شرکت الملک“ سے متعلق جو پانچ مسائل ذکر کئے ہیں ان کا اپنا ایک رنگ ہے۔

### مسئلہ اولی:

وَيَتَعَلَّقُ بِشِرْكَةِ الْمَلِكِ مَسَائِلُ الْأُولَى:

إِذَا اشْتَرَكَ اثْنَانِ فِي مَلِكٍ أَرْضٍ زَّرَاعِيَّةٍ وَغَابَ أَحَدُ الشَّرِيكَيْنِ، فَإِنَّ لِلْآخَرَ أَنْ يُزْرِعَ الْأَرْضَ كُلَّهَا إِذَا كَانَ الزَّرْعُ يَنْفَعُهَا، فَإِذَا حَضَرَ الْغَائِبُ فِي هَذِهِ الْحَالَةِ فَلَهُ أَنْ يَنْتَفِعَ بِالْأَرْضِ كُلِّهَا بِقَدْرِ الْمُدَّةِ الَّتِي انْتَفَعَ فِيهَا شَرِيكُهُ عَلَى الْمُفْتَى بِهِ، لِأَنَّ الشَّرِيكَ الْغَائِبَ يَرْضَى بِمَا يَنْفَعُ أَرْضَهُ عَقْلًا وَإِنْ لَمْ يَأْذُنْ فِي الزَّرْعِ، وَلَهُ الْحَقُّ فِي أَنْ يَنْتَفِعَ كَمَا انْتَفَعَ شَرِيكُهُ، أَمَّا إِذَا كَانَ الزَّرْعُ يَضُرُّ الْأَرْضَ، أَوْ كَانَ تَرْكُهَا يَدُونُ زَّرْعٍ أَنْفَعَ لَهَا الْكَوْنُ يَزِيدُ فِي قُوَّتِهَا، فَلَيْسَ لِلْحَاضِرِ أَنْ يُزْرِعَ فِيهَا شَيْئًا أَصْلًا، فَإِذَا زَرَعَهَا فِي هَذِهِ الْحَالَةِ يَكُونُ حُكْمُهُ حُكْمَ الْغَائِبِ، فَإِذَا حَضَرَ الْغَائِبُ فِي هَذِهِ الْحَالَةِ وَلَمْ يَقْرَ الزَّرْعُ بَلْ أَرَادَ قَلْعَهُ، فَإِنَّ لَهُ أَنْ يَقْسِمَ الْأَرْضَ وَيَأْخُذَ نَصِيبَهُ مِنْهَا وَيَقْلَعَ الزَّرْعَ الَّذِي بِهَا كَمَا يَجِبُ، وَمَا وَقَعَ فِي نَصِيبِ الشَّرِيكَ الَّذِي زَرَعَ بِشْرِكِ لَهُ، وَعَلَى الزَّارِعِ الْمَذْكُورِ أَنْ يَدْفَعَ

لِشْرِيكِهِ قِيَمَةٌ مَا نَقَصْتُهُ الْأَرْضُ بِالزَّرْعِ فِي نَصِيبِ شْرِيكِهِ تَعْوِيضًا لَهُ، لِأَنَّهُ غَاصِبٌ بِالنَّسْبَةِ لِلذَّيْلِكَ النَّصِيبِ، هَذَا إِذَا كَانَ الزَّرْعُ صَغِيرًا يَصِحُّ قَلْعُهُ، أَمَّا إِذَا اسْتَوَى أَوْ قَرُبَ مِنَ الْإِسْتِوَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَصِحُّ قَلْعُهُ، وَعَلَى الزَّارِعِ أَنْ يَدْفَعَ لِشْرِيكِهِ قِيَمَةَ مَا نَقَصْتُهُ الْأَرْضُ فِي نَصِيبِهِ تَعْوِيضًا وَيَأْخُذَ زَّرْعَهُ.

دو آدمی ارض زراعیہ میں اگر ملک کے اعتبار سے شریک ہوں اور ان شریکوں میں سے کوئی ایک اگر غائب ہو جائے تو حاضر کو مکمل کھیت کاشت کرنا اس وقت جائز ہے جب کاشتکاری زمین کے لئے سود مند ہو۔ پھر جب غیر موجود شریک حاضر ہو جائے تو مفتی بہ قول کے مطابق اسے اتنی میعاد (مکمل) زمین سے استفادہ جائز ہے جتنا عرصہ اس کے شریک نے کاشت کی، کیونکہ شریک غائب اپنی زمین سے نفع اندوز پر عقلاً راضی ہوتا ہے، اگرچہ کاشت کی اجازت نہ دے۔ البتہ (واپس آنے کے بعد) کھیت سے نفع اٹھانا اس کا حق ہے جیسا کہ اس کے شریک نے نفع اٹھایا۔

(ایک شریک کے موجود نہ ہونے کی صورت میں مکمل) کھیت کاشت کرنا اگر کھیت کے لئے مضرب ہو یا کھیت خالی چھوڑنا زیادہ مفید ہو اور کھیت خالی رہنے سے اس کی طاقت افزوں ہوگی، تو پھر حاضر شریک کو کوئی بھی چیز بونا رو انہیں، اسی تناظر میں اگر کوئی چیز بونے گا تو اس کا حکم غاصب والا ہوگا اور اس حالت میں جب غیر حاضر شریک حاضر ہو اور وہ زراعت کے باقی رکھنے کے حق میں نہ ہو بلکہ کھیتی اکھیرنے کا قصد رکھتا ہو (تو بجائے اس کے کہ ساری کھیتی زیروز برکی جائے اور حاضر شریک کے حصہ کو بھی تلف کیا جائے بلکہ) کھیتی پر غیر راضی شریک کھیت تقسیم کر لے اور اپنا حصہ اس سے لے لے پھر زراعت نکال دے اور کاشتکار شریک کے حصہ میں جو کچھ آئے اسے رہنے دیا جائے۔

مذکور کاشتکار پر ضروری ہے کہ وہ اپنے شریک کو اتنی قیمت (چٹی) بھی دے جس قدر اس کی زمین میں فصل بونے کی وجہ سے نقص پیدا ہوا اور وہ اس کا عوض بن جائے گا۔ کیونکہ وہ بنسبت اپنے شریک کے حصہ میں کاشتکاری کے غاصب ہے (اور غاصب پر مغموبہ اشیاء میں نقصان کا تاوان لاگو ہوتا ہے) اور یہ حکم اس وقت ہے جب کھیتی مستقیم ہو تو پھر اسے وہاں سے ختم کرنا صحیح نہیں، کاشتکار پر یہ ضروری ہے کہ کھیت میں بجائی کی وجہ سے جو کمی پیدا ہوئی ہے اپنے شریک کے حصہ کی بقدر اسے عوض دے اور کھیتی خود لے لے۔

(الفقہ علی المذہب الاربعہ: ۵۸/۳، المکتبۃ العصریہ: صیدا بیروت)

علامہ عبدالرحمن الجوزیری رحمہ اللہ نے ”مسئلہ اولیٰ“ کے ہمہ جہات جو پہلو بیان کئے ہیں وہ بائیں نمط بھی

ملاحظہ کئے جاسکتے ہیں:

- ۱۔ حاضر شریک کو غیر موجود شریک کا کھیت کاشت کرنا اس وقت جائز ہے جب زمین کے لئے یہ عمل مفید ہو۔
- ۲۔ غیر حاضر شریک جب حاضر ہو تو اسے اتنا عرصہ اس شریک کا کھیت کاشت کرنے کا حق ہوگا جتنا عرصہ اس کا کھیت موجود شریک نے کاشت کیا (بشرطیکہ شریکین کا کھیت میں حصہ مساوی ہو)۔
- ۳۔ اگر کاشتکار زمین کے لئے مضر ہو یا کھیت کا خالی چھوڑنا مفید ہو تو پھر موجود شریک کو غائب شریک کا کھیت کاشت کرنا روا ہے۔
- ۴۔ باوجود اس کے کھیت کاشت کرنے والا شریک غاصب ٹھہرے گا۔
- ۵۔ غیر حاضر شریک جب واپس آیا تو اس کے کھیت میں اس کے شریک کی فصل کاشت ہو چکی تھی یا ابھی اُگی تھی، غیر مستقیم تھی، بہرہ صورت کھیت لے سکتا ہے اور فصل بھی نکلوا سکتا ہے۔
- ۶۔ اس تناظر میں اس کے کھیت کو جو نقصان پہنچا اس کا تاوان بھی کاشتکار شریک سے لے سکتا ہے۔
- ۷۔ غائب شریک کے بچنے کے وقت اگر کھیتی مستقیم ہو چکی تھی تو پھر فصل کاشتکار شریک کی ہوگی اور فوراً اس کے نکلنے کا امر بھی نہیں کر سکتا، بلکہ جتنا اس کے کھیت کو نقصان پہنچا اس کا کاشتکار شریک ضامن ہوگا۔

### مسئلہ ثانیہ:

إِذَا اشْتَرَكَ اِثْنَانِ فِي دَارٍ لِلشُّكْنَى وَغَابَ أَحَدُهُمَا فَإِنَّ لِشَرِيكِهِ أَنْ يَسْتَعْمِلَ كُلَّ الدَّارِ فِي سُكْنِهِ إِذَا كَانَ ذَلِكَ الْاِسْتِعْمَالَ يَنْفَعُهَا وَلَمْ يَحْرِثْهَا التَّرْكُ ، أَمَا إِذَا لَمْ يَكُنْ كَذَلِكَ ، فَإِنَّ لِلْحَاضِرِ أَنْ يَسْتَعْمِلَ مَا يَخْصُهُ مِنْهَا فَقَطْ ، بِنِ اَيُّسَمِ حُجْرَتِهَا أَوْ شَقِيقِهَا وَيَسْكُنُ فِيهَا مَا يَخْصُهُ أَوْ يَسْكُنُ مُدَّةً وَيَتْرُكُهَا مُدَّةً أُخْرَى بِنِسْبَةِ لِنَصِيبِ الْغَائِبِ ، فَإِنَّهُ يَنْفَعُ ، وَكُلُّ تَصَرُّفٍ يَصُرُّ بِهِ لَا يَنْفَعُ ، وَيَكُونُ الْحَاضِرُ غَاصِبًا بِالنِّسْبَةِ لِنَصِيبِ الْغَائِبِ ، فَيَجِبُ عَلَى الشَّرِيكِ الْحَاضِرِ أَنْ يَلَا حِظَّ مَا يَنْفَعُ شَرِيكَهُ عَلَى آيٍ وَجْهِ مِنَ الْوُجُوهِ ، ثُمَّ إِذَا سَكَنَ أَحَدُ الشَّرِيكَيْنِ فِي دَارٍ بَيْنَهُمَا وَحَرَبَتْ بِاللِّسَانِ عَلَى السَّاكِنِ تَعْمِيرُهَا

قابل رہائش مکان میں جب دو آدمی شریک ہوں اور ان میں سے ایک غائب ہو جائے، تو حاضر شریک

کا مکمل گھر کو استعمال کرنا اس شرط کے ساتھ درست ہے کہ جب مکانوں کا استعمال نفع مند ہو اور ان کو ترک کر دینا ویرانی کا باعث نہ ہو (جب رہائش نقصان دہ ہو اور خالی رکھنا اجازت کا موجب نہ ٹھہرے تو پھر ماسبق کے برعکس حکم ہے) ”موجود آدمی گھر کو یا اس کے حصہ کو تقسیم کر کے اپنے لئے خاص کردہ حصہ میں سکونت پزیر ہو، یا کچھ ٹائم رہائش پزیر ہو اور شریک غائب کے سهم کی مقدار مکان ایک مدت کے لئے خالی چھوڑ دے کیونکہ وہ نافذ ہو جائے گا اور ہر تصرف جو اسے مضرب نافذ نہیں ہوتا اور شریک حاضر شریک غائب کے حصہ کی نسبت غاصب ہوگا، لہذا موجود شریک پر واجب ہے کہ ہر وہ چیز جو اس کے شریک کے لئے کسی بھی وجہ سے نفع مند ہو اس کا لحاظ رکھے۔ مشترک مکان میں ایک شریک کی سکونت سے مکان کو جو بھی نقصان پہنچے اس کی مرمت اس میں رہنے والے پر ہوگی۔

مشترک گھر، مکان اور کمرہ میں شریک حاضر کی دوسرے شریک کے غائب ہونے کی صورت میں سکونت کے جواز اور عدم جواز کے بارے موصوف نے جو مسئلہ بیان کیا ہے، اس کا حاصل اور عصری معاملات سے متعلق استنباط یہ ہے۔

۱۔ شریک حاضر کا ایسے گھر میں سکونت اختیار کرنا اس وقت جائز ہے جب اس کی سکونت مکانات کے لئے نقصان دہ نہ ہو، بلکہ مفید ہو، مثلاً گھر خالی چھوڑنے اور وہاں محافظ و نگران نہ ہونے کے باعث کمروں کے بعض حصے چوری ہو جائیں گے یا قبضہ گروپ ان پر قابض ہو جائے گا، یا کمروں میں نصب سامان زیب و آرائش دیمک اور رنگ کی نذر ہو جائے گا تو پھر شریک حاضر کی وہاں سکونت ایک نوع نگرانی اور دیکھ بھال بھی ہے۔

۲۔ مندرجہ بالا خطرات اگر نہ ہوں تو پھر موجود شریک مکمل طور وہاں رہائش نہیں رکھ سکتا اور نہ ہی بالکل مکان چھوڑنے کا حکم ہے بلکہ اس کے لئے دو طریقے ہیں جو بھی اسے اسان لگے وہ اختیار کر لے۔

(۱) مشترک مکانات میں سے جتنا حصہ اس کا بنتا ہے اس میں رہائش رکھے باقی حصہ زیر استعمال نہ لائے، بلکہ دوسرے شریک کے لئے چھوڑ دے۔

(۲) مکانات میں رہائش وقت کے اعتبار سے رکھے، جتنا عرصہ وہاں ٹھہرے پھر اتنا عرصہ مکان خالی چھوڑ دے۔

شریک حاضر کی رہائش کے باعث اگر دروازے ٹوٹ پھوٹ کے شکار ہوئے، درود یوار داغ زدہ ہوئے، واش رومز ناقابل استعمال ہو جائیں تو ان سب اشیاء کو درست کرنا سکون پزیر شریک کے ذمہ



ہوگا۔

مسئلہ ۱۵:

إِذَا خَلَطَ أَحَدُ الشَّرِيكَيْنِ مَالَهُ بِمَالِ الْآخَرِ بِرِضَاهُ، كَمَا إِذَا كَانَ لِكُلِّ مِنْهُمَا صُبْرَةٌ مِنْ الْقَمْحِ فَاتَّفَقَا عَلَى خَلْطِهَا، أَوْ اخْتَلَطَ مَالٌ أَحَدِهِمَا بِمَالِ الْآخَرِ بِدُونِ إِزَافَتَيْهِمَا، كَمَا إِذَا وَضَعَ كُلُّ مِنْهُمَا قَمْحَهُ فِي مَخْرَنٍ مُلَاصِقٍ لِلْآخَرِ فَسَقَطَ الْحَاجِزُ فَاخْتَلَطَا، فَإِنَّهُ فِي هَذِهِ الْحَالَةِ لَا يَبِيعُ لِكُلِّ مِنْهُمَا أَنْ يَبِيعَ نَصِيبَهُ بِدُونِ إِذْنِ الْآخَرِ، وَذَلِكَ لِأَنَّهُ فِي هَذِهِ الْحَالَةِ يَكُونُ كُلُّ مِنْهُمَا مَالِكًا لِكُلِّ حَبَّةٍ مِنْ حَبَاتِ قَمْحِهِ كَامِلَةً فَلَا يَبِيعُ أَنْ يَبِيعَ مَشَاعًا إِلَّا بَعْدَ الْفَرُزِ وَالْقُدْرَةِ عَلَى تَسْلِيمِهِ، بِخِلَافِ مَا إِذَا وَرَثَ اثْنَانِ قَمْحًا فَإِنْ كَتَلَا مِنْهُمَا يَمْلِكُ نَصِيبَهُ فِي الْجَمِيعِ

شَاعًا بِدُونِ إِذْنِ، أَمَّا إِذَا خَلَطَ أَحَدُهُمَا قَمْحَهُ بِقَمْحِ الْآخَرِ بِدُونِ عِلْمِهِ، فَإِنَّ لِلَّذِي خَلَطَ أَنْ يَبِيعَ الْجَمِيعَ، لِأَنَّهُ بِالْخَلْطِ مَلَكَ نَصِيبَ الْآخَرِ وَصَارَ ضَامِنًا لَهُ بِالْمِثْلِ لِأَنَّهُ قَدْ تَعَدَّى شَرِيكَيْنِ مِثْلَيْنِ فِي مَالِ الْآخَرِ إِذَا كَانَ مَالُ أَحَدِهِمَا مَلَكَ نَصِيبَ الْآخَرِ، وَذَلِكَ لِأَنَّهُ فِي هَذِهِ الْحَالَةِ يَكُونُ كُلُّ مِنْهُمَا مَالِكًا لِكُلِّ حَبَّةٍ مِنْ حَبَاتِ قَمْحِهِ كَامِلَةً فَلَا يَبِيعُ أَنْ يَبِيعَ مَشَاعًا إِلَّا بَعْدَ الْفَرُزِ وَالْقُدْرَةِ عَلَى تَسْلِيمِهِ، بِخِلَافِ مَا إِذَا وَرَثَ اثْنَانِ قَمْحًا فَإِنْ كَتَلَا مِنْهُمَا يَمْلِكُ نَصِيبَهُ فِي الْجَمِيعِ

شریکین میں سے کوئی ایک اگر اپنا مال دوسرے شریک کے مال میں اس کی رضا ملائے مثلاً شریکین میں سے ہر ایک کا گندم کا (علیحدہ علیحدہ) ڈھیر تھا اور وہ دونوں اس کے ملانے پر متفق ہو جائیں۔ یا مال ان کے ارادہ کے بغیر مل جائے جیسا کہ دو آدمیوں نے متصل اسٹوروں میں گندم (یا کوئی اور اناج) جمع کیا، پھر اناجوں کی درمیان جو بھی رکاوٹ تھی وہ گر گئی اور (دونوں آدمیوں کا مال آپس میں) مل گیا تو اس حالت میں کسی شریک کو روائیں کہ وہ اپنا حصہ دوسرے کے اذن کے بغیر فروخت کرے، کیونکہ ایسی صورت درپیش آنے پر شریکین میں سے ہر ایک گندم کے تمام دانوں کا مالک ہوگا اور بطور مشاعاً اس کی بیع نادرست ہوگی البتہ گندم الگ کرنے کے بعد اور اس کی سپرد کرنے پر قدرت کے بعد۔

(ذیلی صورت، مندرجہ صورت کے) برعکس ہے کہ دو آدمی گندم کے وارث ہوں تو ہر آدمی اپنے حصہ کا دوسرے شریک کے اذن کے بغیر تمام دانوں کا بطور شیوع مالک ہوگا، البتہ ایک آدمی اگر دوسرے آدمی کی (اجازت) اور علم کے بغیر اس کی گندم اپنی گندم میں کس کر دے تو گندم ملانے والا مکمل گندم کا مالک بن جائے گا، ساری گیہوں اسے فروخت کرنا روا ہے اور جس کی گندم ملائی گئی اسے تصرف بے جا کے باعث ضمان مثالی ادا کرے گا۔ (الفقہ علی المذاہب الاربعہ: ۳/۵۸، المکتبۃ العصریۃ صیدا بیروت) جاری.....